جماعت اسلامی نے ہماری گرفتاری کے بعد اور ہماری قید کے دوران میں جو رویہ اختیار کیا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس جماعت کا مزاج اب پختہ ہو چکا ہے اور اس کے کارکنوں میں بالعموم وہ اخلاقی و ذہنی اوصاف پیدا ہو چکے ہیں جو اس کام کے لئے مطلوب ہیں۔ انہوں نے بغیر کسی اشتعال اور بغیر کسی بزدلی اور مرعوبیت کے اپنا کام اسی طرح جاری رکھا جس طرح وہ پہلے سے کر رہے تھے، بلکہ اپنے مقصد کے لئے ان کی جدوجہد پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی۔ یہ ہمارے اصولی طریق کار کے عین مطابق تھا اور حکومت کی زیادتی کا صحیح جواب بھی یہی ہو سکتا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ رہنماؤں کی گرفتاری جماعتوں پر نہایت برا اثر ڈالتی ہے۔ کسی کے کارکنوں پر اوس پڑ جاتی ہے۔ کسی کے کارکن مشتعل ہو کر غلط کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں۔ کسی کے کارکن اپنا اصل کام چھوڑ کر اپنے رہنماؤں کو چھڑانے میں ساری قوتیں صرف کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے مقصد کے بجائے اس مقصد کو پورا کرتے ہیں جس کے لئے حکومت نے ان کے رہنماؤں کو گرفتار کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ جماعت اسلامی اس قسم کے تمام برے اثرات سے محفوظ رہی، بلکہ نقصان اٹھانے کے بجائے اس نے اپنے رہنماؤں کی قید سے پورا فائدہ اٹھایا۔ اس کے سینکڑوں کارکن پہلے سے زیادہ سرگرم اور مستعد ہو گئے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ ہماری ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اپنے کندھوں پر محسوس کیا اور اسے سنبھالا۔ انہوں نے جماعت کی دعوت کو ملک کے دور دراز گوشوں تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اندرون ملک کے دیہات تک کو اپنے مدعا سے روشناس کرا دیا۔ انہوں نے ہماری رہائی کے لئے بھی اگر کوئی کوشش کی تو اس طرح کی کہ ساتھ ساتھ ہماری دعوت کی اشاعت بھی ہوتی چلی گئی۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس آزمائش کے مرحلے سے جماعت پوری طرح کامیاب ہو کر نکلی ہے۔ اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور رفقاء جماعت کو صمیم قلب سے مبارکباد دیتے ہیں۔

چند کلمات اس رسالہ کے متعلق بھی مجھے عرض کرنے ہیں۔

میری مصروفیتیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں اور قوت کار کم ہو رہی ہے۔ میں ایک مدت سے محسوس کر رہا تھا کہ میرے لئے زیادہ دیر تک اس رسالے کو تنہا چلانا مشکل ہے۔ تمنا تھی کہ میرے نوجوان رفیقوں میں سے کوئی اس بوجھ کو سنبھالنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ اب جیل سے باہر آکر معلوم ہوا کہ میری غیر حاضری میں نعیم صاحب نے بہت خوبی کے ساتھ میری جانشینی کا حق ادا کیا ہے۔ یہ سہارا مل جانے کے بعد میرے کندھے آتے ہوئے جو تے کو پھر اٹھانے کیلئے تیار نہیں ہیں

(بقیہ بر صفحہ ۲۹۲)